2 نظام ادائیگی

2.1 ادائیگی اور تصفیے کے نظام

ادائیگی اور تصفیے کے نظام مالی ڈھانچے کا ایک اہم جزو ہوتے ہیں جو ملک کے مالی استحکام میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں، اور ان نظاموں کی رواں، محفوظ، قابلِ بھروسہ اور مؤثر کارکردگی سے صارفین کا ان پر اعتماد بڑھتا ہے جس کے نتیجے میں معاشی سرگرمیوں کو فروغ ملتا ہے۔

پاکستان میں ادائیگی کے نظاموں کا انفراسٹرکچر کاغذ کی بنیاد پر چلنے والے روایتی طریقوں سے بتدریج برقی طریقوں کی طرف منتقل ہو رہا ہے جس کے لیے اے ٹی ایم، بروقت آن لائن بینکاری، موبائل بینکاری، کال سینٹر اور انٹرنیٹ بینکاری جیسے طریقے اپنائے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بروقت بین البینک تصفیے کے پاکستانی طریقے (پرزم)، جو بروقت مجموعی چکتائی کا پاکستانی نظام ہے اور جسے اسٹیٹ بینک چلاتا ہے، کے ذریعے بڑی مالیت کی ادائیگیوں کا تصفیہ کیا جا رہا ہے جس نے مالی منڈیوں کے لیے تصفیے کے اور نظامیاتی خطرات کم کرنے میں بڑی مدد دی ہے۔

شکل 2.1 : مالی سال14 میں برقی بینکاری کے اجزائے ترکیبی

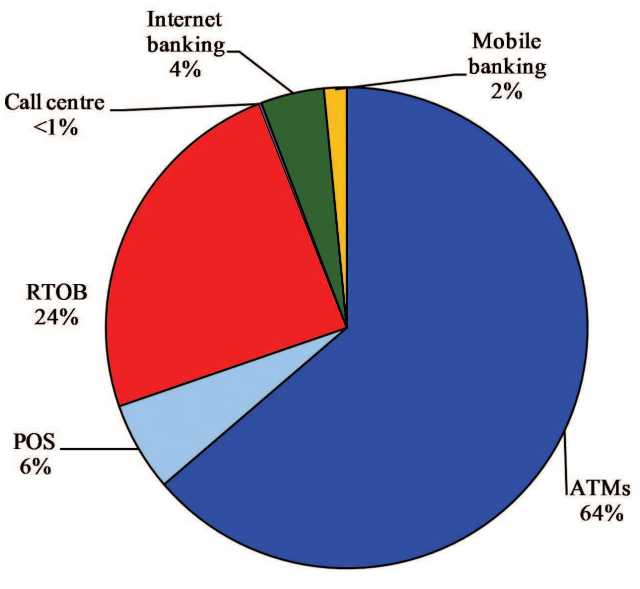

2.2 خردہ ادائیگی کے نظام

خردہ ادائیگیاں عام طور پر صارف کرتا ہے جن کی مالیت نسبتاً کم ہوتی ہے اور جو کاغذ پر مبنی طریقوں (چیک، پے آرڈر، ڈیمانڈ ڈرافٹ، ٹیلی گرافک اور مالی منتقلیاں وغیرہ) کے ذریعے اور/ یا اے ٹی ایم، مقامِ فروخت (پوائنٹ آف سیل)، انٹرنیٹ بینکاری، بروقت آن لائن بینکاری وغیرہ جیسے برقی طریقوں سے کی جاتی ہے۔ **شکل 2.1** برقی طریقوں سے کیے جانے والے بینکاری لین دین کے اجزائے ترکیبی دکھاتی ہے، ان طریقوں کو یہاں ای بینکاری کہا گیا ہے جس میں ادائیگیاں کرنے میں اے ٹی ایم سب سے زیادہ مقبول طریقہ (64 فیصد) ہے جس کے بعد بروقت آن لائن بینکاری (24 فیصد) کو ترجیح دی جاتی ہے۔

گذشتہ پانچ سال کے دوران پاکستان میں برقی بینکاری لین دین میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اس نوع کے لین دین کا حجم اور مالیت م س 09ء کے مقابلے میں بالترتیب 154 فیصد اور 134 فیصد بڑھ چکا ہے۔ برقی بینکاری لین دین کے حجم اور مالیت میں م س 13ء کے مقابلے میں م س 14ء کے دوران بالترتیب 26 فیصد اور 13 فیصد اضافہ ہوا، تاہم کال سینٹر اور آئی وی آر بینکاری کے ذریعے لین دین کی جو تعداد م س 10ء میں 0.9 ملین تھی وہ م س 14ء میں گھٹ کر 0.7 ملین رہ گئی۔ اس کمی کا سبب یہ ہے کہ صارفین کی بڑی تعداد موبائل بینکاری، انٹرنیٹ بینکاری، اے ٹی ایم وغیرہ جیسے دوسرے برقی طریقوں کی طرف چلی گئی جو زیادہ سہل ہیں۔

پاکستان میں لوگ نقد رقوم نکلوانے کے لیے اے ٹی ایم پر بہت انحصار کرتے ہیں خاص طور پر عید جیسے تہواروں کے موقع پر، چنانچہ اسٹیٹ بینک ملک میں اے ٹی ایم سے متعلق خدمات کی دستیابی کو بہتر بنانے پر توجہ دے رہا ہے۔ اے ٹی ایم سروسز کی چوبیس گھنٹے فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے کمرشل بینکوں کو وقتاً فوقتاً خصوصی ہدایات جاری کی جاتی رہی

ہیں اور نگراں شعبے ان کی کارکردگی پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہیں۔

کریڈٹ اور ڈیبٹ کارڈ پر اشیا اور خدمات پیش کرنے والے مقاماتِ فروخت/ دکانداروں کی تعداد میں خاصی کمی آئی ہے، یہ تعداد م س 10 ء میں 52 ہزار تھی جو م س 13 ء میں 33,748 ہوگئی۔ مذکورہ کمی کا بنیادی سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ متعلقہ مشینیں دکانداروں کے لیے پہلے جیسی مفید نہیں رہیں، چنانچہ ان کا استعمال کم ہوگیا۔ کریڈٹ کارڈوں کی تعداد بھی م س 10 ء میں 1.7 ملین تھی جو م س 13 ء تک کم ہوکر 1.2 ملین رہ گئی۔ اس کمی کا بنیادی سبب یہ ہے کہ لوگ ڈیبٹ کارڈ کی طرف راغب ہو رہے ہیں جو اے ٹی ایم اور مقامِ فروخت دونوں جگہ پر استعمال ہوسکتا ہے۔

اسٹیٹ بینک نے ملک میں فنانشیل آرٹیکلز میں یکسانیت لانے کے لیے ایک بڑا اقدام کیا ہے۔ اس کے پہلے مرحلے میں پوری بینکاری صنعت میں انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر (آئی بی اے این) نافذ کیا گیا ہے، آئی بی اے این دراصل آئی ایس او 13616 پر مبنی ہے، اس سے ٹرانسکرپشن میں غلطیاں کم ہوں گی، اس کے ساتھ ساتھ ادائیگی کے مختلف نظاموں کے بلا رکاوٹ ارتباط میں سہولت ہوگی۔ م س 14 ء کے دوران، بینکاری صنعت کے ساتھ تفصیلی صلاح مشورے کے بعد اسٹیٹ بینک نے صارفین کے چیکوں کے لے آؤٹ، سائز، اسٹیمپنگ اور حفاظتی خصوصیات میں یکسانیت لانے کی غرض سے ایک نیا معیار جاری کیا۔ یہ نیا معیار رائج شدہ بین الاقوامی روایات سے اخذ کیا گیا ہے اور اس میں ریگولر اکاؤنٹ نمبر کی جگہ آئی بی اے این بھی شامل ہے۔ بینکوں سے کہا گیا ہے کہ وہ نئے فارمیٹ کے مطابق اپنے صارفین کو چیک بکیں یکم جنوری 2015 ء تک جاری کرنا شروع کردیں۔ بینکاری صنعت کی جانب سے یہ نیا معیار اپنانے سے بہت سی آسانیاں حاصل ہوجائیں گی، مثلاً چیک کلیئرنگ سسٹم کی رفتار اور مجموعی اثر پذیری بڑھ جائے گی، پراسیسنگ کی لاگت مستقبل میں کم ہوجائے گی، اور غلطیوں اور دھوکہ دہی کے امکانات گھٹ جائیں گے۔

2.3 بڑی مالیت کا نظامِ ادائیگی

پرزم سسٹم سرکاری تمسکات، رقوم کی بین البینک منتقلی، کاغذ پر مبنی آلات کی کلیئرنگ کے نتیجے میں عائد ہونے والی دیگر بین البینک ذمہ داریوں کے بروقت تصفیے کی سہولت فراہم کرتا ہے، اس کے علاوہ بینکوں کے انفرادی صارفین اور کارپوریٹ صارفین کی مخصوص حد تک ادائیگیوں میں بھی سہولت دیتا ہے۔ فی الحال پرزم کے 45 براہ راست شراکتی ادارے ہیں جن میں کمرشل بینک، ترقیاتی مالی ادارے، خرد مالکاری بینک اور سینٹرل ڈپازٹری کمپنی (سی ڈی سی) شامل ہیں۔

م س 14 ء میں پرزم کے پراسیس کردہ لین دین کا حجم اور مالیت بالترتیب 600 ہزار اور 1490 کھرب روپے سے بڑھ گئی جبکہ م س 09 ء میں یہ بالترتیب 236 ہزار اور 622 کھرب روپے تھی (**شکل 2.2**)۔ اس طرح حجم میں 154 فیصد اور مالیت میں 140 فیصد اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔

مزید برآں م س 14 ء کے دوران پرزم نے 750 کھرب روپے مالیت کی سرکاری تمسکات (50.3 فیصد) کا تصفیہ کیا، 615 کھرب روپے کے بین البینک لین دین کا تصفیہ (41.2 فیصد) کیا اور 127 کھرب روپے مالیت کے کاغذ پر مبنی آلات نفٹ نی (NIFT) کے ذریعے کلیئر کیے۔

شکل 2.2 : پرزم کے ذریعے لین دین

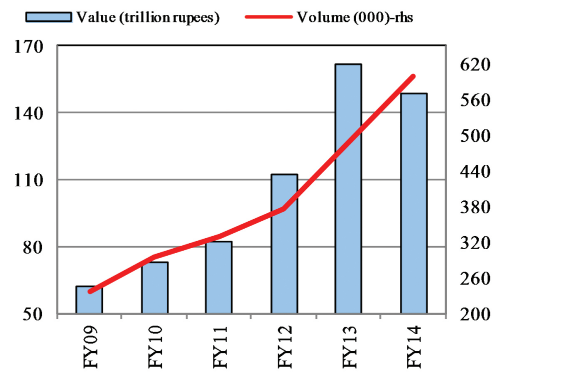

2.4 علاقائی/بین الاقوامی ادائیگیاں

اس وقت بینک دولت پاکستان سارک پیمنٹ کونسل (ایس پی سی) سیکریٹریٹ کا انتظام چلا رہا ہے۔ ایس پی سی دراصل سارک ملکوں کے مرکزی بینکوں کا ایک فورم ہے جس کا مقصد سارک خطے میں ادائیگی کے نظاموں میں بہتری کے لیے اجتماعی طور پر حکمت عملیاں مرتب کرنا ہے۔ یہ سیکریٹریٹ رکن ملکوں کے مابین تعاون کے فروغ، اور ان کے ملکی پیمنٹ اینڈ سیٹلمنٹ

سسٹمز (پی ایس ایس) کی اصلاح میں فعال کردار ادا کر رہا ہے تاکہ خطے میں تجارت اور سرمایہ کاری کی سرگرمیوں کو سہولت ملے۔ ایس پی سی کا اجلاس سال میں دو مرتبہ ہوتا ہے، اور باری باری ہر رکن ملک میں منعقد کیا جاتا ہے۔

اسٹیٹ بینک اس حقیقت سے آگاہ ہے کہ ملک کے مالی استحکام اور مالی شمولیت میں تعاون کے لیے ادائیگی کے عظیم الجثہ طریقے لازمی ہیں، چنانچہ پیمنٹ (سسٹم) سروس پرووائڈرز (پی ایس پی) اور پیمنٹ سسٹم آپریٹرز (پی ایس او) بھی ملک کی مالی منڈیوں کے ڈھانچے (ایف ایم آئی) کے اہم اجزا ہیں۔ اطلاق کے ایسے بہت سے شعبے ہیں جن میں یہ پی ایس پی اور پی ایس او منڈی میں کام کر رہے ہیں مثلاً الیکٹرانک پیمنٹ گیٹ وے سروس پرووائڈرز، ای کامرس گیٹ وے سروس پرووائڈرز، آٹومیٹڈ/الیکٹرانک کلیئرنگ ہاؤسز، سوئچ آپریٹرز، ریمی ٹینس گیٹ وے سروس پرووائڈرز، پیمنٹ اسکیمز اور پوائنٹ آف سیل (پی او ایس) گیٹ وے سروس پرووائڈرز۔ اسٹیٹ بینک، ملک میں پی ایس او اور پی ایس پی کے ایسے بزنسز کے قیام اور انہیں چلانے کے لیے درکار قواعد و ضوابط کو حتمی شکل دینے میں مصروف ہے۔

جدول 2.1 :ادائیگی اور تصفیے کا نظام

اجزام س09ء		م س09ء	م س10ء	م س11ء	م س12ء	م س13ء	م س14ء ع	مرکب سالانہ نمو فیصد
1۔ برقی بینکاری اور اس کے اجزائے ترکیبی								
سودوں کی تعداد	ملین	159.8	196.5	234.8	277.4	320.5	405.4	20.5
سودوں کی مالیت	ٹریلین روپے	14.4	17.3	22.1	26	29.7	33.7	18.5
2۔ بروقت آن لائن بینکاری سودے								
سودوں کی تعداد	ملین	47.3	60.6	74.4	83.1	89.1	98.5	15.8
سودوں کی مالیت	ٹریلین روپے	13.5	16.2	20.7	24	27.1	30.2	17.5
3۔ اے ٹی ایم								
سودوں کی تعداد	ملین	91.1	115.7	137.7	166.2	199.8	258.5	23.2
سودوں کی مالیت	ٹریلین روپے	0.7	0.9	1.2	1.6	2	2.6	30.0
4۔ مقامِ فروخت (پی او ایس)								
سودوں کی تعداد	ملین	18.3	15.7	14.3	17.4	17.3	24.3	5.8
سودوں کی مالیت	ارب روپے	90	75	70	80	87	124.6	6.7
5۔ انٹرنیٹ بینکاری								
سودوں کی تعداد	ملین	2.1	3	4.4	6.9	9.6	17.3	52.5
سودوں کی مالیت	ارب روپے	68	141	209	365	498.8	684.1	58.7
6۔ موبائل بینکاری								
سودوں کی تعداد	ملین	0.1	0.6	3.3	3.1	4.2	6.2	128.3
سودوں کی مالیت	ارب روپے	0.2	2.2	8	12	27	67.4	220.3
7۔ کال سینٹر اور آئی وی آر بینکاری								
سودوں کی تعداد	ملین	0.9	1	0.8	0.7	0.6	0.7	(4.9)
سودوں کی مالیت	ارب روپے	9	7	7	7	8.1	9.5	1.1
8۔ تعداد								
i۔ آن لائن برانچیں		6,040	6,671	7,416	9,291	10,013	10,640	12.0
ii۔ اے ٹی ایم		3,999	4,465	5,200	5,745	6,757	8,240	15.6
iii۔ کریڈٹ کارڈ (ملین میں)		1.7	1.6	1.4	1.2	1.2	1.3	(4.9)
iv۔ ڈیبٹ کارڈ (ملین میں)		6.4	8.2	12	16	20.2	23.1	29.7
v۔ مقام فروخت (پی او ایس)		49,715	52,049	37,232	34,879	33,748	34,428	(7.1)

ع : 30 جون 2014 کو عبوری صورتحال